باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زندہ جانور مثلاً مرغی، بکرا وغیرہ کو وزن کرکے خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

الجواب

اگر خریدار اور فروخت کنندہ زندہ جانور کو وزن کرکے خرید و فروخت پر راضی ہوں تو زندہ جانور کو وزن کرکے نقد رقم یا غیر جنس کے ذریعے خریدنا اور فروخت کرنا دونوں جائز ہیں، بشرطیکہ متعین جانور کا فی کلو کے حساب سے نرخ طے کرلیا گیا ہو، نیز جانور کا وزن کرنے کے بعد اسکی قیمت بھی متعین کرلی گئی ہو۔ جسکی صورت یوں ہوگی کہ خریدار کو مثلاً ایک بکرے کی ضرورت ہے۔ تاجر کے پاس جاکر وہ بکروں میں سے ایک بکرا منتخب کرلیتا ہے اور تاجر اسکو بتادے کہ اس بکرے کا نرخ پچاس (50) روپے کلو ہے اور اس بکرے کو خریدار کے سامنے وزن کرکے بتادے کہ یہ بیس کلو کا ہے۔ تو اگر خریدار اسکو قبول کرے تو بیع منعقد ہو جائیگی اور اسطرح کی گئی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے۔

مسئلہ مذکورہ میں اس بات کو ذہن نشین کرلینا ضروری ہے کہ یہاں دو باتیں الگ الگ ہیں۔ ایک یہ کہ جانور کو وزن کرکے بیچنا اور خریدنا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جانور کو موزون قرار دینا اور اس پر موزونی اشیاء کے فقہی احکامات جاری کرنا۔

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے کہ جانور کو وزن کرکے بیچنا اور خریدنا تو یہ بلاشبہ جائز ہے۔ اس لئے کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

لیکن دوسری بات کہ جانور کو موزون قرار دینا اور اس پر موزونی اشیاء پر جاری ہونے والے تمام احکام فقہیہ کو جاری کرنا تو یہ درست نہیں۔ اسکی دو وجہ ہیں

(۱) پہلی وجہ یہ ہیکہ یہ قاعدہ ہیکہ جن اشیاء کا کیلی یا وزنی ہونا منصوص نہیں انکا مدار عرف پر ہے۔ اگر عرف انکے کیل کرنے کا ہے تو وہ کیلی ہیں اور اگر عرف وزن کرنے کا ہے تو وہ وزنی ہیں۔ جیسا کہ عالمگیریہ میں ہے۔ وما لا نص فيه ولم يعرف حاله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتبر فيه عرف الناس۔ فان تعارفوا كيله، فهو كيلي وان تعارفوا وزنه فهو وزني. كذا في المحيط، العالمگیریۃ [illegible]

تو جب جانور کا عددی ہونا معلوم ہے تو اسکے عددی ہونے کی حیثیت وزناً بیع کرنے سے تبدیل نہ ہوگی یہ الگ بات ہے کہ بیع صحیح ہو جائیگی۔ لعدم المانع۔

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

(ا) دوسری وجہ یہ ہیکہ جانور کو دیگر اشیاء موزونہ کیطرح حسب منشا کم یا زیادہ کر کے وزن کرنا ناممکن ہے۔ مطلب یہ ہیکہ جسطرح دیگر اشیاء موزونہ کی جتنی مقدار مطلوب ہوتی ہے اتنی مقدار کو بلاتکلف وزن کر کے الگ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً چینی ۲ کلو ۱۵ گرام کی ضرورت ہے تو بلاتکلف چینی کی یہ مقدار وزن کے ذریعے الگ کی جاسکتی ہے بخلاف جانور کے کہ اسمیں یہ بات ممکن ہی نہیں۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ 2 کلو 15 گرام کا بکرا چاہئے۔ کچھ کم زیادہ نہ ہو تو یہ بظاہر محال ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جانور کو موزونی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اسی اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اگر بالفرض جانور کو سارے جہاں میں وزن کر کے بیع کرنے کا عرف قائم ہو جائے تو بھی جانور کو بنیادی طور پر موزونی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اسمیں موزونی اشیاء والی صفات ہی نہیں پائی جاتیں کما مر۔

مذکورہ تفصیل کے بعد جانور کی بیع وزناً کے جائز ہونے کا حاصل یہ ہیکہ فی کلو کے حساب سے جانور کی قیمت کا ایک معیار مقرر کر لیا گیا ہے۔ جسکی بناء پر جانور کو وزن کر کے اسکے وزن کے اعتبار سے قیمت کا اندازہ لگا کر مناسب قیمت متعین کرلی جاتی ہے۔ صورت مذکورہ میں وزن کو صرف آلہ بنا کر قیمت متعین کرنے میں آسانی پیدا کی گئی ہے لہٰذا عرفاً تو اسکو بیع وزناً کہا جاسکتا ہے لیکن حقیقتاً اسکا بیع وزناً ہونا محل تامل ہے۔ البتہ یہ بیع بہرحال جائز ہے جبکہ جانور بھی متعین ہو جائے اور قیمت بھی متعین ہو جائے۔

جانور کی اس بیع وزناً میں بعض لوگوں کو کچھ اشکالات پیدا ہوسکتے ہیں۔ اس لئے ان متوقع اشکالات کو نقل کر کے انکے مختصر جوابات دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ اوہام رفع ہوسکیں اور کوئی انتشار باقی نہ رہے۔

① پہلا اشکال بعض لوگوں کو یہ ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو کہا ہے کہ "لیس بموزون" یعنی جانور وزن کیجانے والی چیز نہیں ہے۔ اور یہی کتب فقہ میں مصرح ہے۔ لیکن دوسری طرف آپنے کہا ہیکہ اسکو وزن کر کے بیچنا جائز ہے فکیف التوفیق؟

تو اسکا جواب یہ ہیکہ یہ اشکال اسوقت ہوسکتا ہے جب اس بیع کو حقیقتاً بیع وزناً مانا جائے۔ لیکن جب یہ حقیقتاً بیع وزناً ہے ہی نہیں جیساکہ ماقبل میں وضاحت ہوچکی تو کوئی اشکال وارد ہی نہیں ہوتا نہ مذکورہ اشکال اور نہ آئندہ آنیوالے اشکالات۔ لیکن اگر اسکو بیع وزناً مان لیا جائے (اگرچہ عرفاً ہو) تو بھی اسکا جواب ماقبل کلام میں وضاحت سے ہوچکا کہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔ جنکا مطلب بھی الگ الگ ہے۔ "لیس بموزون" کا مطلب یہ ہیکہ اسپر موزون اشیاء کے احکام فقہیہ جاری نہیں ہونگے مثلاً استقراض کا جائز ہونا۔ ربا الفضل کا اسمیں جاری ہونا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ اسکی بیع وزناً بھی جائز نہو۔ بلکہ حدیث اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم کا عموم اس بیع کے جواز کا مؤید ہے۔ اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کی "کتاب المساقاۃ" میں اور ابوداؤدؒ نے کتاب البیوع میں نقل کیا ہے۔ نیز کسی شیئ کا بیع وزناً کے جواز کیلئے اسکا موزون ہونا ضروری اور شرط نہیں ہے۔ بہت سی اشیاء موزون نہیں لیکن وزن کر کے انکو خرید اور فروخت کیا جاتا ہے۔ آجکل کی بیوعات میں اسکی واضح مثال یہ ہیکہ کپڑا بالاتفاق مذروع ہے یعنی ناپ کی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

جانے والی چیز ہے۔ لیکن بڑے شہروں کے بعض بازاروں میں کپڑے کو وزن کرکے "لاٹوں" کے حساب سے بیچا جاتا ہے۔ تو اگر کپڑا متعین ہو اور نرخ بھی طے ہوں تو اس طرح بیچنا بلا شبہ جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

② دوسرا اشکال بعض لوگوں کو یہ ہو سکتا ہے کہ جانور کے وزن کی پوری پوری مقدار معلوم کرنا دشوار ہے "لانہ یخفف نفسہ مرۃ ویثقلہ اخریٰ" یعنی اس لئے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو ہلکا کر لیتا ہے اور کبھی بوجھل، اور یہ وجہ کتب فقہ میں بھی موجود ہے۔

اسکا جواب یہ ہے کہ اولاً تو یہ بات یقینی نہیں کہ جانور اپنے آپ کو ہلکا اور بوجھل کر لیتا ہے بلکہ یہ صرف احتمال ہے۔ اور عبارت مذکورہ کو کتب فقہ میں باب ربا ہی میں ذکر کیا گیا ہے اور باب ربا میں تفاضل کا احتمال بھی ممنوع ہے جیسا کہ شامی میں ہے "فانہ لا یصح لاحتمال الربا واحتمالہ مانع کحقیقتہ" شامی ج ۴ ص ۵۳۱
لہٰذا اگر جانور کو گوشت ہی کے بدلے میں خریدا جائے تو اس وقت بعض صورتوں میں منع کیا جا سکتا ہے کہ اسمیں احتمال ربا ہے۔ لیکن جب روپے کے بدلے خریدا جائے تو صرف اس احتمال کی بناء پر ممنوع نہ ہوگا۔

ثانیاً اگر جانور کی اس حرکت کو "کہ وہ اپنے آپکو کبھی ہلکا اور کبھی بوجھل کر لیتا ہے" تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ اس وقت عدم جواز کی دلیل نہیں بنتی جبکہ بیع روپوں کے عوض ہو رہی ہو۔ اس لئے کہ جانور کے اس عمل سے اگر وزن میں فرق پڑے تو وہ بہت قلیل ہوگا، اور اسکی وجہ سے زیادہ سے زیادہ وزن میں جہالت یسیرہ لازم آئیگی اور تمام بیوع میں جہالت یسیرہ کو برداشت کیا گیا ہے۔ اور جہالت یسیرہ کی وجہ سے عدم جواز کا قول کسی نے اختیار نہیں کیا، فتاویٰ شامی میں ہے "وقیدنا بالفاحشۃ لما قالوہ لو باعہ جمیع ما فی ہذہ القریۃ او ہذہ الدار والمشتری لا یعلم ما فیہا لا یصح لفحش الجہالۃ اما لو باعہ جمیع ما فی ہذا البیت او الصندوق او الجوالق فانہ یصح لان الجہالۃ یسیرۃ" (شامی ج ۴ ص ۵۲۹) نیز ہمارے مسئلہ میں اس جہالت کو بائع اور مشتری دونوں قبول کرنے پر راضی ہیں اور نزاع کا احتمال نہیں، اس لئے کہ بوقت بیع جانور نے حالت خفت اختیار کی ہوئی ہے یا حالت ثقل ...؟ اسکا بائع اور مشتری دونوں کو علم نہیں۔ حالانکہ حالت خفت میں بائع کا نقصان ہے کہ کم وزن کے پیسے ملینگے اور حالت ثقل میں مشتری کا نقصان ہے کہ زائد پیسے ادا کرنے پڑینگے لیکن دونوں اپنی اپنی جگہ اس نقصان کو برداشت کرنے پر راضی ہیں کیونکہ بیع بالتراضی ہو رہی ہے۔ لہٰذا یہ جہالت یسیرہ اس بیع کے عدم جواز کی وجہ کسی طرح بھی نہیں بن سکتی نہ عرفاً نہ شرعاً۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ ہم تسلیم ہی نہیں کرتے کہ جب بیع روپیوں کے عوض ہو رہی ہو تو یہ اشکال وارد ہوتا ہے۔ اسی صورت میں اشکال اس لئے نہ ہونا چاہئے کہ بیع کے وقت کا وزن معتبر ہے خواہ جانور حالت خفت میں ہو یا حالت ثقل میں ہو۔ کیونکہ حالت خفت میں یہ نہ کہا جائیگا کہ جانور میں سے کوئی چیز نکالی گئی ہے یا جدا کر لی گئی ہے جسکی وجہ سے کم وزن ہوگیا ہے جیسا کہ حالت ثقل میں یہ نہ کہا جائیگا کہ اسمیں باہر سے کوئی اور چیز شامل کر دی گئی ہے جسکی وجہ سے وزن زیادہ ہو گیا ہے۔ بلکہ ہر کوئی یہی کہیگا کہ خواہ حالت ثقل

کا اسمیں کوئی دخل نہیں۔ لہٰذا بوقت بیع جانور کا جو وزن ہوگا وہی معتبر ہوگا۔ اسی وزن کے ساتھ بیع ہوگی جو کہ صحیح ہوگی۔

③ تیسرا اشکال بعض لوگوں کو یہ ہو سکتا ہیکہ "لا یجوز بیع صبرۃ الطعام کل قفیز بدرھم"، کسطرح یہ بیع بھی ناجائز ہونی چاہیئے کیونکہ اسطرح یہاں یہ علت پائی جاتی ہیکہ مبیع اور ثمن مجہول ہیں۔ یہ نہیں کہ کتنے کلو اس ڈھیر میں ہونگے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کل درہم کتنے ادا کرنے پڑینگے وغیرہ۔

اسکا جواب یہ ہے کہ بیع الحیوان وزناً کی صورت جواز بیان کرتے ہوئے یہ قید اسی لئے لگائی گئی ہے کہ "جانور کو مشتری کے سامنے وزن کرکے کل وزن بھی بتا دیا جائے" تاکہ جہالت مبیع اور جہالت ثمن دونوں رفع ہو جائیں۔ اس صورت میں یہ بیع جائز ہو جائیگی جیسا کہ اسی صبرۃ طعام کی بیع کو جہاں ناجائز کہا ہے وہاں ساتھ ہی اس صورت کو جائز کہا ہے جبکہ اس صبرۂ طعام کو اسی مجلس میں ماپ لیا جائے یا اسکی کل مقدار بتا دی جائے۔ لہٰذا فرمایا "وصح فی الکل ان کیلت فی المجلس لزوال المفسد قبل تقررہ او سمی جملۃ قفزانہا" الدر المختار ج ٤ ص ٥٣٩۔ اور اسی کے تحت علامہ شامی رح نے فرمایا ہیکہ "وارادہ صبرۃ مشار الیہا کما سیأتی، ولیست قیداً بل کل مکیل او موزون او معدود من جنس [illegible] شامی ج ٤ ص ٥٣٩ یعنی یہ صرف صبرۃ طعام کا حکم نہیں بلکہ ہر کیلی، وزنی چیز جسکو [illegible] کرکے بیچا جائے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ جب کل معلوم ہو جائے تو بیع صحیح ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا عدم جواز کی ممکنہ وجوہات کہ جنکا جواب ہو چکا انکے علاوہ کوئی اور وجہ عدم جواز کی ہمیں ملی نہیں۔ فاغتنم تحقیق ھذا المقام بما یرفع الظنون والاوھام ویندفع بہ التناقض واللوم عن عبارات القوم۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔ وعلمہ اتم۔

العبد الضعیف الیاس زمان رکن لوہری

دار الافتاء۔ جامعہ دار العلوم کراچی

١٥/١/١٤٢٢ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
٢١-١-١٤٢٢ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ لہ
١٧-١-١٤٢٢ھ

الجواب صحیح
عبداللہ [illegible]
دار الافتاء دار العلوم کراچی
٢٣-١-١٤٢٢ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
٢٢/١/١٤٢٢ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی
٢٢-١-١٤٢٢ھ

Scanned by CamScanner